

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی روحانی برکات

دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت و خدمات

دارالعلوم حقانیہ میں ختم تفسیر کہ ایک تقریب سے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کے خلیفہ اجلہ حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد ہدایتی مدظلہ کے ارشادات کے آئینہ میں

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ۔ انک شہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید اور صحبت کی برکتیں میں تو اس قابل نہیں کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں، آپ سب عالم دین ہیں،

آپ نے حقانیہ میں زیادہ یا کم وقت گزانا ہے۔ میرا اپنا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دینی محفل یا عالم باعمل کی مجلس میں ایک سطر بھی بیٹھے تو بہت برکتیں حاصل کرے گا۔ پھر مستقل طور پر تعلیم حاصل کرنا یا سبق پڑھنا یا زیادہ مدت ٹھہرنا تو بہت بڑی چیز ہے صرف اس ادارہ دارالعلوم حقانیہ میں حسن نیت سے قدم رکھے، یہاں کے علماء کی زیارت کرے، یہ بھی ایک عظیم نعمت ہے جس کا نعم البدل اس دنیا میں نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایسے صحابہ کرام بھی ہیں جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ساٹھ سال تک نصیب ہوئی، کچھ ایسے بھی ہیں جن کو دس سال تک خدمت اقدس میں حاضری کا موقع ملا جیسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ کچھ ایسے بھی ہیں کہ ایک منٹ سے کم دربار اقدس میں حاضری کا موقع ملا ہے، صرف کلمہ پڑھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ جنتی ہیں۔

مرکز علم دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم حقانیہ ایک ایسا علمی مرکز ہے کہ اس کی توصیف میں میرے

لیے لب کشائی مشکل ہے۔ کیونکہ علم کا مقام خدمات اور اس کی اشاعت اور اس کی عظمت کے بارے میں کچھ کہنا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ الفاظ یا معانی کی تعبیر کے اندر معمولی سی غلطی بھی ہو جائے تو میرا یہ نظریہ ہے کہ میرے لیے باعث نقصان ہے۔

یہ ایک بہت بڑا مقام ہے اور ایک عظیم نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدرانے پوچھو جو اس سے محروم ہیں۔ اب جو لوگ دنیا سے چلے گئے مثلاً ہمارے اساتذہ کرام! جس زمانہ میں ہم دیوبند میں تھے، ان میں سے اب کوئی بھی زندہ نہیں۔ اب لوگ تمنا اور آرزو رکھتے ہیں کہ ان حضرات

کو دیکھیں، اب یہ آرزو ثواب تو ہے لیکن وہ شے رسل صالحین کے ملاقات و استفادہ تو ہاتھ سے چلی گئی۔

دارالعلوم دیوبند میں ہم سے باہر امام احمد بن حنبلؒ، یازید بسطامیؒ دوستوں سے اگر کوئی پوچھتا یا اب ابن سیناؒ اور امام رازیؒ کی ملاقات بھی کوئی پوچھے کہ آپ امام احمد بن حنبلؒ

کو دیکھا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ ہاں! میں نے دیکھا ہے، مولانا حسین احمد مدنیؒ امام احمد بن حنبلؒ کا عکس جمیل تھے۔ اگر کوئی پوچھے کہ آپ نے یازید بسطامیؒ کو دیکھا ہے تو میں کہوں گا کہ ہاں! میں نے دیکھا ہے، مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ابوداؤد پڑھی ہے وہ یازید بسطامیؒ تھے۔ اگر کوئی پوچھے کہ آپ نے ابن سیناؒ کو دیکھا ہے تو میں کہوں گا کہ ہاں! مولانا ابراہیم بلیاویؒ بالکل ابن سینا تھے، امام رازیؒ کو میں نے دیکھا ہے، مولانا رسول خانؒ امام رازی تھے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ پھر اس مرکز سے تقسیم کے بعد جب ہمارا تعلق منقطع ہوا تو ہماری نظر میں صرف

اس علاقے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں صرف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ نور اللہ مقدس کی ذات گرامی تھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نہ میرے استاد تھے اور نہ ان سے میری رشتہ داری تھی لیکن ان کی شخصیت بڑی جاذب نظر تھی، ان کا عمل، ان کا تقویٰ اور خلوص حد درجہ زیادہ تھا۔

ان کا تعلق مجھ جیسے گنہگار سے بہت تھا، حالانکہ میری کچھ حیثیت ہی نہیں۔ اگر میں قسم بھی کھاؤں کہ مجھ میں کچھ بھی نہیں تو میں حائنہ نہ ہوں گا میرے پاس نہ علم ہے اور نہ عمل، ساری زندگی بربادی میں گذر گئی اب ایسے وقت میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ الایمان کر دے مآں سے میرا تعلق

لوحہ اللہ تھا۔ انہوں نے مجھ پر اتنی شفقت کی ہے کہ میں بھٹتا ہوں کہ اس خصوصی شفقت کا معاملہ ان کا میرے ساتھ ہی خاص تھا۔ اسی شفقت کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں ورنہ تقریباً ۹ ماہ سے وجع القلب کے مرض میں مبتلا ہوں، اب قدرے افاتہ ہے لیکن ڈاکٹروں نے تحریر تقریر اور سفر

منع کیا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہمارے ہاں ایک ایسی حالت میں تشریف لایا کرتے تھے کہ چار چار آدمیوں کے سہارے اٹھتے اور چلا کرتے تھے اور میں حقانیہ نہ اؤں تو یہ بڑی بے وفائی ہوگی، میری دینی اور روحانی محرومیت ہوگی۔ پہلے میں اُن کے مزار پر گیا اور فاتحہ پڑھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آج قرآن شریف کی تفسیر کے ختم کی تقریب میں آخری قیتوں کا زور

دوستوں آپ نے تلاوت فرمائی من شد الاوسا الختاس۔ آج کل ختاسیت کا زور ہے۔ ایک ختاسیت یہ ہے کہ جب معنی کی سمجھ نہیں تو تلاوت کس لیے کرتے ہو۔ مخالف دین کا یہ ایک حربہ ہے تلاوت بھی تو عبادت ہے، تلاوت کر کے کا تو سمجھ آئے گی، بغیر تلاوت کے تو سمجھ نہیں آئے گی۔

جو علم عمل کی طرف لے جائے تو وہ علم پکا ہوگا۔ ہر عمل سے علم پیدا ہوتا ہے لیکن ہر علم سے عمل پیدا ہو ہی لا رہا نہیں۔ مثلاً مجھے کوئی گھڑی دے اور مجھے پتہ نہیں کہ وقت کیسے معلوم کیا جاتا ہے، چاہی کس طرح دی جاتی ہے؟ تو ضرور بالضرور مجھے پوچھنا پڑے گا۔ اور اگر مجھ سے یونہی کہہ دے کہ گھڑی بھی کوئی شے ہے تو ممکن ہے گھڑی میرے ہاتھ آئے یا نہ آئے۔

حضرت شیخ الحدیث علماء تشریف فرما ہیں، مجھے تو شرم آتی ہے کہ یہ دارالحدیث یسند اور یہ جگہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی ہے۔ اور اب بھی میرے

دماغ میں میرے عقیدہ کے مطابق ان کی روحانیت موجود ہے۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا یہ استدلال بخاری شریف کی ایک حدیث سے ہے جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے، حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر پر نہ تھے۔ دوسرے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے جس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو حدیث تشریف میں (علماء کرام تشریف فرما ہیں، الفاظ میں کمی بیشی ہو سکتی ہے) کانہ علیہ نفی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے محسوس کیا، انہوں نے روحانے خوشبو سے معلوم کیا کہ کوئی تشریف لایا تھا۔ تو میرا یہ مطلب ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی خوشبو اب بھی یہاں موجود ہے، اس خوشبو کے ساتھ میں یہ باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ایک یہ کہ تلاوت کلام اللہ بخور ہو یا زیادہ لازم ہے اُنل ما اذیج ایلک من الکتب۔ اس کے اندر نور ہے، حکم ہے۔ افسوس ہے کہ یہ عمل ہم میں نہیں۔

قرآن کی سمجھ کیسے آئے گی؟ صدرا اور خمس باز نہ پڑھتے ہیں، حمد اللہ پڑھتے ہیں۔ ہمارے یہ حفاظ اور قاری صاحبان ناراض نہ ہوں، اب رمضان میں تو منزلیں ہیں یعنی تلاوت۔ اور

شوال میں قرآن بند کر دیا۔ تو پہلے تلاوت کلام اللہ کرو، ایک صفحہ یاد صفحہ یعنی پہلے نفس تلاوت کرنی ہوگی، دوبارہ وہ ایک صفحہ یاد صفحہ دیکھو، نفس متا دیکھو، سہ بارہ معارف کی طرف آؤ تو قرآن کی سمجھ آ جائے گی۔ میری عادت پہلے یہ تھی اب بھی ہے بحمد اللہ، یہ جو کچھ سمجھ ہے یہ سب بزرگوں کے دعائیں ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ شر و فساد کا دور ہے، آپ بڑے خوش بخت ہیں کہ ایک ایسے مقام پر اپنا وقت اور جوانی گزار رہے ہیں جو صرف علمی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا روحانی مرکز بھی ہے، اگر کوئی محسوس کر سکے۔

یہ دارالعلوم علمی اور روحانی مراکز ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا چیرا سی بھی ولی اللہ، سونا تھا اساتذہ کا تو کہنا ہی کیا؟۔ تو حضرت مولانا عبدالحق کی روحانیت آپ حضرات کی طرف متوجہ ہے۔ آپ خوش بخت ہیں کہ اپنے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا، پھر دارالعلوم حقانیہ میں قابل اساتذہ سے پڑھا۔

یہ بھی آپ حضرات کی خوش بختی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ حقیقت کا مرکز ہے اور مولانا عبد القیم حقانی کی اس موضوع پر علمی، تاریخی اور جامع کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں بحمد اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو مزید ترقی دے کیونکہ اکثر مدارس نے حقیقت ترک کر دی ہے حالانکہ یہ سارا وطن حقان کا ہے۔

مولانا عبدالحق اور مقام عبدیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب میرے زمانہ دارالعلوم میں دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے۔ بہت بڑے عالم جامع النقول والمعقول تھے۔ ان کی نظیر موجودہ دور میں نہیں ملتی۔ علماء بہت ہیں مبلغ ہیں، مناظر ہیں اور کئی اچھے اوصاف کے مالک ہیں لیکن میری نظر میں جامع المنقول والمعقول اور ساتھ ساتھ تزکیہ باطن اور سب سے بڑا کمال یہ کہ مقام عبدیت بھی ہو تو یہ صرف حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی ذات گرامی تھی۔ یہ عبدیت بہت بڑا مقام ہے، اس سے اونچا کوئی مقام نہیں عبدیت سے اوپر صرف معبودیت ہے۔

عروج اور عبدیت سُبْحَى الَّذِیْ اَسْرٰی یَعْبُدُ فَاَوْحٰ اِلٰی عِبْدِہٖ۔۔۔ الخ۔ مقام عروج کے ساتھ عبد کا لفظ آئے گا۔ عروج میں عبدیت آئے تو یہ کمال ہے۔ اگر عروج میں عبدیت نہیں تو یہ زوال ہے۔ یہ کمال تب حاصل ہوگا جب اساتذہ اور اکابر پراعتقاد ہو۔

دارالعلوم حقانیہ ایک اپنی مادر علمی کے ساتھ نسبت قائم رکھو، دارالعلوم حقانیہ گارے اور اینٹ کا نام فکر اور ایک تحریک ہے نہیں، یہ تو دنیا دار بھی بنا سکتے ہیں بلکہ

